https://doi.org/10.58352/tis.v47i2.866

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
SZIC
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

پاکستانی معاشرے میں نو مسلم افراد کے مرتد ہونے کی وجوہات (کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ)

REASONS FOR APOSTASY OF NEW MUSLIM PEOPLE IN PAKISTANI SOCIETY (RESEARCH AND CRITICAL REVIEW)

Dr. Qutab Nisar
Visiting Assistant Professor, Aspire College
Mustafabad, Kasur
laverjzza@gmail.com

Abstract

Pakistan is a Muslim majority country and in its all provinces, non-Muslims are in outnumber who belive in different religions. Preaching of Islam is also continued in Pakistan because of which thousands of non-Muslims accept Islam annually. But when a non-Muslim accept Islam, he is facing a number of problems in our society. The areas where Muslims are in majority in Pakistan, no new-Muslim should face any kind of problem and difficulty. They should behave with them in such a way that other non-Muslims feel attracted towards Islam. But our society creates such problems for them as they did not face even as a non-Muslim. Perplexed with these problems, they develop thinking about reverting to their previous religion. The basic cause of all these problems is the society based on Hinduism which comprises materialism and caste system. Until and unless this system is rooted out, new-Muslims will have to face them. These problems are the biggest hindrance in the way of preaching and proselytizing which do not allow non-Muslim to embrace Islam. Therefore, it is essential to remove these problems and establish our society on Islamic foundations and aware people about Islamic teachings. In addition to this, the government should also announce special incentives for the new-Muslims because the credit for increasing the number of followers of Islam day by day goes to them.

Keywords: *Muslim, New-Muslim, Apostate, Non-Muslim, Society, Sectarianism, Materialism, Social Distribution, Marriage, Poverty, Protection*

مسلم، نو مسلم، مرتد، غیر مسلم، معاشرہ، فرقہ واریت، مادہ پرستی، طبقاتی تقسیم، شادی بیاہ، افلاس، تحفظ

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے یہاں کی ۹۶ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا۔ پاکستان کو بنے ہوئے تقریباً ۷۳ سال گزر چکے ہیں۔ اور ابھی تک مکمل طور پر اسلامی نہیں بن رہا اور نہ ہی اس کے اندر معاشرہ اسلامی بنیادوں پر قائم ہو سکا۔ بلکہ یہ معاشرہ ابھی بھی تعمیری مراحل سے گزر رہا ہے۔ اس کی وجہ بیرونی اور اندورنی عناصر کا اثر انداز ہونا ہے جن میں مختلف ممالک کی ثقافت، میڈیا، ملٹی نیشنل کمپنیاں، این۔جی۔اوز، معاشرتی تقسیم، فرقہ بندی اور دوسرے مذہبی طبقات شامل ہیں۔

جو شخص بھی دین اسلام قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ کسی مسلم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کو اپنائے۔ جو لوگ یہ کام کرتے ہیں اسکی بہت ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔

"نو مسلم کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود اسلام لایا ہے مسلمان کی نسل سے پیدا نہیں ہوا، اس معنی کے اعتبار سے وہ ساری عمر نو مسلم ہی رہتا ہے اور یہ کوئی عیب نہیں۔"[۱]

نو مسلم: نیا مسلمان وہ شخص جس نے کسی دوسرے مذہب سے حال میں اسلام قبول کیا ہو۔[۲]

نو مسلم: وہ شخص جو حال میں مسلمان ہوا ہو۔[۳]

مسلم: مادہ "س، ل، م" کے باب چہارم سے اسم فائل جس کے معنی ہیں دین اسلام کا پیرو۔

مسلم کے لغوی معنی ہیں، سر تسلیم خم کرنے والا اور عجز و تواضح سے کام لینے والا۔[۴]

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔[۵]

"اے پروردگار ہمارے، ہم کو اپنا تابعدار بنا اور ہماری نسل سے ایک گروہ کو اپنا تابعدار بنا، اور ہم کو عبادت کے طریقے سکھا دئے اور ہماری توبہ قبول کر، بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

قرآن مجید میں مسلم کا لفظ کافر کے مقابلے میں آیا ہے جیسے۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۗ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔[۶]

"اور درست نہیں یہ کہ تم کو حکم کرئے کہ تم نبیوں اور فرشتوں کو معبود بنالو، بھلا تم جب مسلمان ہو جاو تو کیا وہ تم کو کفر سکھائے گا۔"

سلسلہ ابراھیمی کے تمام انبیاء کرام علیھم السلام کو بھی مسلمین قرار دیا گیا ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ۖ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔[۷] "جب یعقوب کو موت آئی تو کیا تم حاضر تھے؟ تب یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا! میرے مرنے کے بعد تم لوگ کس کی عبادت کرو گے؟ یعقوب کے بیٹوں نے کہا ہم آپ کے باپ، دادا، ابراھیم، اسماعیل اور اسحاق کے رب کی عبادت کریں گے، جو ایک الٰہ ہے، اور ہم اسکے تابعدار ہیں۔"

مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۖ وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔[۸]

"ابراھیم نہ نصرانی تھے نہ یہودی، لیکن وہ مسلم تھے، اور وہ مشرکوں میں شامل نہ تھے۔"

معاشرہ کیا ہے۔

عربی لغت میں "معاشرہ" کا لفظ "عاشرہ" اور معاشرۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی باہم مل جل کر رہنا ہے۔[۹]

ایف۔ ایچ۔ گڈ نگز کہتا ہے کہ

"معاشرہ ایک جیسے خیالات، نظریات رکھنے والے افراد کا مجموعہ ہے، جو ہم خیالی کو پسند کریں اور اس بنا پر اپنے مشترکہ مفادات کے لیے آپس میں تعاون کریں۔"[10]

انگریزی میں معاشرے کے لیے سوسائٹی (Society) کا لفظ استعمال ہوتا ہے یہ لفظ Socious سے اخذ ہے جس کے معانی باہمی تعلق، شرکت، مستقل رفاقت کے ہیں۔

پاکستان میں لوگ دو طرح کے معاشروں میں تقسیم ہیں۔

۱۔ شہری

پاکستان میں اس وقت تقریباً ۳۷ فیصد لوگ شہروں میں رہتے ہیں۔

۲۔ دیہاتی

پاکستان میں اس وقت تقریباً ۶۳ فیصد لوگ دیہاتوں میں رہتے ہیں۔[11]

پاکستان میں رہنے والوں لوگوں کی زیادہ آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اس کی ایک وجہ زراعت بھی ہے جب کہ کچھ عرصہ سے لوگ دیہاتوں سے شہروں کی طرف آرہے ہیں، اس کی وجہ روزگار کا حصول ہے۔ اس وجہ سے شہروں کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ دیہاتی زندگی سادہ ہوتی ہے لوگ ایک دوسرے کو کئی کئی نسلوں سے جانتے ہیں جب کہ شہروں میں ایسا نہیں ہوتا۔ نو مسلم افراد کے لیے زیادہ مسائل شہروں کی نسبت دیہاتوں میں ہوتے ہیں جبکہ کچھ مسائل شہروں میں بھی پیش آتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد بعض نو مسلم افراد مرتد ہو جاتے ہیں وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اسکی بہت سی وجوہات ہیں۔

۱۔ اسلام کی اصل تعلیمات سے ناواقفیت۔

جو نو مسلم اسلامی تعلیمات سے پوری طرح وقف نہیں ہوتے، وہ اپنے تعلقات غیر مسلموں سے ختم نہیں کرتے بلکہ ان کا رہن سہن، رسم و رواج سب اپنے خاندان (جو غیر مسلم ہوتے ہیں) کے ساتھ رہتے ہیں۔ اپنے آبائی مذہب سے تعلق رکھنے والے رشتہ داروں، اور دوستوں سے ملتے جلتے ہیں ان کی شادی بیاہ اور فوتگی کی رسموں میں بھرپور شرکت بھی کرتے ہیں، وہ صرف نام کے مسلمان بن کر رہ جاتے ہیں اور آخر ایک دن اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآ ءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْ ءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ۔[12]

"مومن کو چاہیے کہ کافروں کو دوست نہ بنائیں مومنوں کو چھوڑ کر، ایسا کرنے والے کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، اس وجہ سے تم کو ان سے بچنا چاہیے، اور اللہ تم کو خود سے ڈراتا ہے اور تم کو اسی کی طرف واپس جانا ہے۔"

۲۔ مادہ پرستی۔

نومسلم افراد کی مشکلات میں حائل رکاوٹ مادہ پرستانہ سوچ ہے۔ یہ رکاوٹ تبلیغ اسلام میں بھی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ مسلمان جب دنیا سے محبت کرتا ہے اور دولت کو ہر شے سے زیادہ محبوب سمجھتا ہے اور اپنی تمام صلاحیتوں کا استعمال اس دنیا کے حصول میں صرف کر دیتا ہے اور اس کا مقصد ہی دولت ، دنیا ہو کر رہ جاتا ہے۔ جب کہ اسلام نے دنیا کی لاگو کو تمام بُرائیوں کی بنیاد قرار دیا ہے۔

وَ مَا الْحَیَاةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰ خِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔[۱۳]

"دنیاوی زندگی کھیل اور تماشہ ہے، جبکہ آخرت کا گھر اس سے بہت بہتر ہے، اان کے لیے جو تقوی رکھتے ہیں، کیا تم یہ نہیں سمجھتے؟"

مادہ پرستی ایک ایسی بیماری ہے، جو انسان کی اقدار، کردار، اور اخلاق کو شدید نقصان پہنچاتی ہے، اور اسکی وجہ سے معاشرے میں ظلم اور ناانصافی بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو مادہ پرستی سے نا صرف خبردار کیا ہے بلکہ اسکو ایک فریب قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس جہان میں لاتعداد مخلوقات پیدا کی ہیں، مگر ان سب میں صرف انسان ہی ایک ایسی مخلوق ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے۔ مالک کائنات نے انسان کو عقل، دل سے نوازا ۔انسانی دل محبت کرنے کے لئے اور عقل لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کیلئے دی ہے۔ یہی وجہ ہے انسان اپنی عقل کو استعمال کرکے ایسی نئ ایجادات کرلی، جن کا تصور قدیم دور میں نہ تھا، آج کا انسان ہر روز مزید ترقی کر رہا ہے۔

ایسا فرد جو مادہ پرست ہو وہ صرف مادی ترقی، دولت اور اسباب کی زیادتی کو ہی اصل زندگی تصور کرتا ہے، چاہے وہ خدائی اصولوں، اخلاقی قدروں اور انسانی رشتوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اسی وجہ سے انسان کی زندگی میں اعتدال، ہم آہنگی اور توازن قائم رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔
مادہ پرستی کے دور میں دولت کا لالچ انسان کو بہکانے کا کام کرتی ہے کچھ نومسلم اس لالچ کی بنا پر اپنا ایمان بیچ دیتے ہیں۔
جس طرح بعض اوقات غربت انسان کو کفر کے قریب لے جاتی ہے۔ اسی طرح مال و دولت اور وسائل کی کثرت بھی انسان کو گمراہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جس طرح دولت کا نشہ انسان کو سرکشی میں مبتلا کرتا ہے اسی طرح حد سے زیادہ راحت اور آسائش کا فتنہ انسان کو گناہ اور معصیت کے اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے ۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ۔[۱۴]

"تم ہرگز نیکی میں درجہ نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی سب سے پیاری چیز میں سے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ نہیں کردیتے۔ جو کچھ تم یہاں (دنیا میں) خرچ کروگے بے شک اللہ تعالیٰ کو اسکا علم ہے۔"

۳۔ ملٹی نیشنل کمپینیوں اور NGOs

پاکستان میں بہت ساری ملٹی نیشنل کمپیناں نہ صرف اپنی معیشت کو بہتر کر رہی ہیں بلکہ اسلام کی بیج کنی کا کردار مختلف طریقوں کو اپناتی ہیں۔ ان ملٹی نیشنل کمپینیوں کا مقصد اپنے معاشی کاروبار کے ذریعے پوری دنیا پر تسلط قائم کرنا ہے۔ ان کمپینیوں نے پوری دنیا میں اپنے نیٹ ورک قائم کیے ہیں۔ یہ ملٹی نیشنل کمپیناں مختلف NGOs کی سرپرستاں کرتی ہیں، جو کہ بظاہر فلاح انسانیت کے لیے کام کرتی ہیں جب کہ درپردہ یہ کمپیناں یہودی لابی کے زیر سایہ رہ کر اسلام کو بدنام کرتی ہیں۔ یہ ملٹی نیشنل کمپیناں مسلمانوں اور نومسلموں کو مختلف لالچ دئے کر مرتد بنانے کی کوشش کر رہی ہیں اسی طرح یہ کمپیناں تبلیغ اسلام کے راہ میں بھی رکاٹیں پیدا کرتی ہیں۔

یہ این جی اوز الیکٹرونک میڈیا کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے ان مسائل کو ابھارتی ہیں جو نومسلم کو مسلم معاشرے میں پیش آتے ہیں تاکہ دوسرے غیر مسلم اسلامی تعلیمات سے دور رہیں۔ جو غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں ان کے بارے جھوٹا پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے زبردستی اسلام قبول کیا۔ اس کے علاوہ یہ ادارے ان لوگوں کو مختلف لالچ دیتے ہیں تاکہ وہ واپس اپنے آبائی دین کی طرف آجائیں۔

کچھ عرصہ پہلے اسلام کو مغلوب کرنے کے لیے عیسائی مشنری منصوبہ کے راز سے پردہ اٹھا، جسکو مکمل کرنے کے لیے ۷۰ لاکھ مبلغین اور ۸۷۰ ارب ڈالر مختص کئے گئے ہیں اور اس کیلیے ۱۰ ہزار مواصلاتی چینل کام کریں گے۔ اس وقت دنیا میں اس کام کو مکمل کرنے کے لیے تقریباً ۵۱ لاکھ ۵۱ ہزار افراد کام کر رہے ہیں۔ جن کا مقصد صرف اور صرف اسلام کے متعلق نئے فتنے کھڑے کرنا اور مسلمانوں کی نئی نسل میں فکری تشکیک کی فضا پیدا کرنا ہے۔ برطانیہ کی ایک بڑی امدادی اور ترقیاتی کمپنی ہے اس نے ۲۵ برسوں کے دوران غربت اور تکالیف کے خلاف لڑنے پر ۱۲۶، ۹۲، ۳۸، ۱۲ کروڑ پونڈ خرچ کئے یہ سب کچھ انہوں نے درپردہ اسلام کے خلاف اور مسیحیت کے پھیلاؤ پر خرچ کئے۔ عیسائیوں کی یہ تنظیم نے ۶۷ ممالک میں تقریباً ۸۹۲ پروجیکٹوں پر کام کر رہی ہے۔[۱۵]

۴۔ فرقہ واریت

اسلام مخالف قوتوں نے اسلام کی راہ روکنے کے لیے مسلمانوں کا استعمال بھی کیا اس کے لیے انہوں نے مسلمانوں کے اندر گروہ بندی کروادی جس کے نتیجہ مسلمانوں کی آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے۔

اس طرح کی کچھ صورتحال گزشتہ زمانہ میں پیش آئی، لیکن اس زمانہ میں یہ تعصب پسندانہ رجحانات بعض جماعتوں میں نامناسب حد تک پہنچ گئے ہیں، چنانچہ اس کشمکش کے نتیجہ میں امت کی وحدت پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گی، ہر مسلک والے اپنی جماعت کے لوگوں کو حقیقی مسلمان اور دوسروں کو گمراہ اور دین سے منحرف سمجھتے ہیں، بلکہ کبھی تو بعض لوگ دوسرے کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتے، حالانکہ قرآن اور حدیث میں اسکی بڑی تاکید آئی ہے، کہ مسلمان باہم تفرقہ نہ ڈالیں اور ایک متحد امت بنے رہیں۔[۱۶]

نومسلم افراد کو اختلافات میں نہ الجھائیں، انکو دین کی بنیادی باتوں کی سادہ انداز میں تعلیم دیں، انسانیت کے حوالے سے انکو لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونے کی تلقین کریں، اسلام قبول کرنے کے بعد انکے ساتھ پیش آنے والے مسائل اور مشکلات معلوم کریں اور انھیں حل کرنے کے لیے انکے ساتھ تعاون کریں۔ انکو قرآن کریم کے حوالے سے بات سمجھانے کی کوشش کریں اور احادیث کے اختلافات سے انکو دور رکھیں، اس سے انکے ذہنوں میں کنفیوژن پیدا ہوتی ہے۔ دین کے مسائل انکو سمجھانے کے لیے "کامن سینس" کا زیادہ استعمال کریں۔ مثلاً یہ بات سمجھانے کے لیے کہ مونچھیں تراشنی چاہیں، انھیں فرض اور واجب کہہ کر بات نہ کریں بلکہ انھیں اسکے فائدے بتائیں کہ مونچھیں تراشنے سے انکو یہ فائدہ ہوگا۔ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر عام لوگوں کی خدمت کا ایسا نظام بنائیں جس میں مذہب کی تفریق نہ ہو، تاکہ نومسلم بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور انکو الگ سے چیریٹی کی ضرورت نہ پڑے، اور نہ یہ محسوس ہو کہ انکی اس حوالے سے الگ سے مدد کی جارہی ہے، تاکہ انکے اندر احساس محرومی پیدا نہ ہو۔ نومسلم افراد کے اسلام کے بارے میں مطالعہ کا احترام کیا جائے اور انھیں اس بات کا طعنہ نہ دیا جائے کہ ان کو اسلام کے بارے میں کیا معلوم ہے؟ یا وہ اسلام کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ بلکہ انکو پیار کے ساتھ سمجھایا جاسکتا ہے۔[۱۷]

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۔[۱۸]

"لوگو! تم سب ایک ہی جماعت ہو، میں تمھارا رب ہوں، پس تم میری ہی عبادت کرو۔"

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔[19]

"جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا، اس پر رسول نے بھی ایمان لایا، اور مسلمان بھی اس پر ایمان لائے، یہ سب ایمان رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر، (وہ کہتے ہیں) ہم اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں میں فرق نہیں کرتے، اور کہتے ہیں ہم نے تیرا حکم سن لیا اور اسکو جان لیا، اے ہمارے پروردگار ہم تم سے معافی مانگتے ہیں اور ہم کو تمھاری طرف واپس جانا ہے۔"

اسلام پسندوں کا مختلف فرقوں میں منقسم ہو جانا، ایک دوسرے سے تعصب برتنا اور گروہ بندی کرنا ان تمام چیزوں نے مل کر اہل حق۔ عام پارٹیوں کی طرح ایک پارٹی بنا دیا ہے۔[20]

معاشرتی مسائل اور خرابیوں کا سامنا دنیا کے تمام معاشروں کو ہوتا ہے۔ پاکستان بھی بہت سے معاشرتی مسائل میں گھیرا ہوا ہے۔ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ پاکستان میں مسائل بہت ہیں بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان مسائل کی وجہ کیا ہے اگر تحقیق کی جائے تو معلوم ہو گا کہ پاکستانی معاشرے کے مسائل کی ایک بڑی وجہ دوسرے معاشروں کی نقل کرنا ہیں، ان کی رسم ورواج اور طبقاتی نظام کی نقل ہے جو ہم نسل در نسل کرتے چلے آرہے ہیں۔ جب کہ اسلام ہم کو اس کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ان چیزوں سے منع کرتا ہے۔

۵۔ ذات پات کا نظام

طبقاتی تقسیم کا نظام یا "ورن ونڈ" ہندو مذہب اور معاشرے کی امتیازی خصوصیت ہے۔ ہزارہا برس سے قائم یہ نظام اب بھی ہندو سماج کا جز لانیفک سمجھا جاتا ہے، مختلف ادوار میں اس کے خاتمے اور اس میں ترمیم و تبدیلی کی کوششیں کی گئیں لیکن اب تک یہ نظام بدستور قائم ہے۔[21]

اگلے زمانے کے بادشاہ جو اپنے فن یعنی کاروبار سلطنت کی طرف توجہ رکھتے تھے، اس بات کا بڑا اہتمام رکھتے تھے کہ لوگوں کو طبقات اور مراتب میں تقسیم رکھا جائے، وہ ان طبقات کا ایک دوسرے میں مل جانے اور نظم میں ابتری واقع ہونے سے حفاظت کرتے تھے اور اسکے لیے باہمی میل جول ناجائز قرار دیتے تھے، ہر طبقہ کو اسکے کام، ہنر اور پیشہ پر مجبور کرتے تھے جو اسکے لیے مقرر ہے۔ کسی کو اپنے مرتبے سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور جو کوئی شخص اپنے مرتبہ پر قناعت نہ کرتا اسکو سزا دیتے تھے۔[22]

معاشرے میں طبقاتی تقسیم دنیا کی ہر قوم میں رہی جیسے یورپ میں گورے کالے کی تقسیم عرب معاشرے میں عربی عجمی کی تقسیم موجود تھی اور اب بھی ہے۔ جب کہ اسلامی تعلیمات نے اسکی مخالفت بھی کیا اور اس کو ختم کرنے پر زور دیا۔

اے۔ ایل کروبر کی تعریف کے مطابق ذات پات بنی نوع انسان کی نسلی اکائی کی اس موروثی تقسیم کو کہتے ہیں جس میں ایک کمتر اور دوسرے کو برتر خیال کیا جائے۔ کروبر ذات پات کو سماجی طبقاتی نظام قرار دیتا ہے جس میں غیر معمولی سختی آجائے اور اس کو پیدائشی قرار دیا جائے۔ کروبر اور اس کے ہم خیال ماہرین عمرانیات ہندوستان کے ساتھ ساتھ امریکہ اور دوسرے ممالک میں موجود نسلی اور لسانی امتیازات کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔[23]

مسلمانوں میں ذات پات کے اس امتیاز کو مٹا دیا جائے جو ہندوؤں کی ہمسائیگی سے انکے اندر پیدا ہو گیا ہے۔ اسلام کا برابری پر یہ عقیدہ کہ کوئی انسان اپنی خلقت کے اعتبار سے ناپاک یا ذلیل نہیں ہوتا، ہمیشہ اسلام کی کامیابی کا بڑا ذریعہ رہا ہے، اس اسلامی اصول کو ہمیں دوبارہ اپنے تمام معاملات میں ایک بنیادی اصول کی حیثیت سے داخل کرنا ہوگا۔

عن أبي نضرة ،حدثني من سمع خطبة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى وسط أيام التشريق ،فقال يا ايها الناس ألا إن ربكم واحد وإن أبا كم واحد ألا لَا فضل لعربي عَلَى اعجمي ولا لعجمي على عربي ولا لاحمر على أسود ولا أسود على أحمر الا بالتقوى أبلغت ُقالوا بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اى يوم هذا قالوا يومٌ حرامٌ ثم قال أي شهر هذا قالوا شهر حرامٌ قال ثم اي بلدٍ هذا قالوا بلدٍ حرامٌ قال فان الله قد حرم بينكم دماءَكم و أموالكم قال و لا أدري قال أَو أعراضكم أم لا كحرمة يومكم هذا فى شهر كم هذا فى بلد كم هذا أبلغت قالوا بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال'' ليبلغ الشاهدُ الغائبَ۔''[۲۴]

ابو نضرہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایام تشریق کے درمیانی دن نبی کریم ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے سنا ہے۔ ''لوگو! تمہارا رب ایک اور تمہارا باپ بھی ایک ہے یاد رکھو! کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کسی سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ رنگ والے پر، سوائے تقویٰ کے اور کسی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا! کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟''لوگوں نے کہا پہنچا دیا۔ پھر فرمایا'' آج کون سا دن ہے؟''لوگوں نے کہا حرمت والا دن فرمایا''مہینہ کون سا ہے؟''لوگوں نے کہا حرمت والا مہینہ، فرمایا''شہر کون سا ہے؟''لوگوں نے کہا حرمت والا شہر، جیسے اس مہینے، اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟''لوگوں نے کہا ہاں پہنچا دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:'' حاضرین کو چاہیے کہ جو موجود نہیں ان تک یہ خبر پہنچا دیں۔''

''مسلمانوں کو شرک کے خاتمہ اور توحیدی نظام کے قیام کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ آج کا مسلمان ہندو، مشرک کی پوری پوری نقالی کر رہا ہے۔''[۲۵]

''پس ہمیں کوئی شکایت نہیں شکایت ہے تو اپنوں سے ہے جو ایک ہزار سال ہندوؤں میں رہ کر اپنے اسلامی شعائر بھول گئے اور ہندو مراسم کے غلام بن گئے۔''[۲۶]

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۔[۲۷]

''لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ جب کہ تمہارا خاندان اور قوم کو تمھاری پہچان کے لیے بنایا گیا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے، بے شک اللہ سب علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔''

۶۔ شادی

کچھ نو مسلم نوجوانوں کو شادی نہ ہونے کی وجہ سے بھی آبائی مذہب کی طرف واپسی کی وجہ کا شکار ہو جاتے ہیں اگر ان لوگوں میں سے کسی کی شادی ہو جائے تو پھر یہی مسلہ انکی اولاد کے ساتھ پیش آتا ہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ خود تکلیف برداشت کر لیتا ہے مگر اپنی اولاد کی تکلیف برداشت نہیں کرتا۔

جب کسی نوجوان کی شادی نہ ہو رہی ہو تو ان کے غیر مسلم رشتہ دار ان کی شادیاں غیر مسلموں میں کروانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ کسی طور پر وہ واپس لوٹ سکیں اسی طرح جب نو مسلموں کے بچوں کی شادیوں کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو ان کے غیر مسلم رشتہ دار اچھے رشتوں کی آفر کرواتے ہیں تا کہ ان کے بچوں کی شادیاں تو غیر مسلموں میں ہو جائیں در پردہ یہی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ نو مسلم کسی نہ کسی طرح واپس اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ آئیں۔ جب کہ پیدائشی مسلمان ان نو مسلموں سے نہ تو شادیاں کرتے ہیں اور نہ ہی رشتہ داریاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

ہمارے ہاں نو مسلموں کو نسبی مسلمانوں کے مقابلے میں ادنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ اس غیر اسلامی عقیدے کا سختی کے ساتھ استیصال کر دینا چاہیے اور نو مسلم عورتوں اور مردوں کے سے شادی بیاہ کے تعلقات قائم کرنے کی رسم دوبارہ زندہ ہونی چاہیے۔ ہمارے ہاں شرفاً اس سے پرہیز کرتے ہیں، مگر ہم میں کوئی شریف ترین آدمی بھی رسول اکرم ﷺ کے مقابلے میں اپنی شرافت کو پیش نہیں کر سکتا۔[۲۸]

عن انس،عن النبي ، قال : " ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان، من كان الله ورسوله احب إليه مما سواهما، وان يحب المرء لا يحبه إلا لله، وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه، كما يكره ان يقذف في النار۔"[۲۹]

سیدنا انسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ؐ نے فرمایا:" تین باتیں جس شخص میں ہونگی، وہ انکی وجہ سے ایمان کی مٹھاس اور حلاوت حاصل کرے گا۔ پہلی بات تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہو، دوسری بات یہ کہ کسی کے ساتھ دوستی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہو (یعنی دنیا کے لیے نا ہو)، تیسری بات یہ کہ مسلم ہونے کے بعد کفر کو دوبارہ اختیار کرنا اس کے لیے ایسے ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔"

۷۔ اسلامی حکومت کا قیام نہ ہونا۔

"مسلمانوں کی اپنی حکومتوں میں غیر اسلامی تعلیم اور تہذیب کے غلبے سے مسلمانوں کی نئی نسلوں میں بکثرت لوگ گمراہ ہو کر اٹھ رہے ہیں، حالانکہ اگر ایک صحیح اسلامی حکومت موجود ہو تو اسکا اولین فرض یہ ہے، کہ وہ ان تمام اسباب کا سدباب کرے، جن سے کوئی مسلمان واقعی اسلام سے غیر مطمئن اور ارتداد پر آمادہ ہو سکتا ہو، جہاں اسلامی حکومت اپنے حقیقی فرائض انجام دے رہی ہو وہاں تو غیر مسلموں کا کفر پر مطمئن رہنا بھی مشکل ہے، کجا کہ ایک مسلمان الٹا اسلام سے غیر مطمئن ہو جائے۔"[۳۰]

۸۔ مالی مدد کا نہ ہونا۔

نو مسلم افراد کا دوبارہ اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ جانے کا ایک سبب مفلسی اور معاشی پسماندگی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كاد الفقر أن يكون كفرا وكاد الحسد أن يغلب القدر۔[۳۱]

حضرت انسؓ راویت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "قریب ہے فقر اور افلاس کفر کی حد تک پہنچا دے اور قریب ہے، تقدیر پر حسد غالب آجائے۔"

غربت اور تنگدستی ایسی بُری چیزیں ہیں کہ اسکی وجہ سے انسان مجبوری میں کفر کی سرحد تک چلا جاتا ہے، فقر و افلاس کی وجہ سے نو مسلم اللہ تعالیٰ کی ذات پر مختلف قسم کے اعتراضات کرنا شروع کر دیتے ہیں یا وہ اس وجہ سے مرتد ہو جاتے ہیں۔ جب کہ غربت، فقر و افلاس اور تنگدستی بھی مسلمانوں اور نو مسلموں کے لیے زندگی کے ایک امتحان کا درجہ رکھتی ہے۔

عیسائی مشنریز اس ہتھیار کو بہت اچھے طریقے سے استعمال کرنا جانتے ہیں اس لیے وہ روپیہ پانی کی طرح بہادیتے ہیں۔

۹۔ جان کا تحفظ

جب بھی کوئی شخص اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے تو اس پر ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اس کا بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے اور ان کو مارا پیٹا بھی جاتا ہے بعض دفعہ اپنی عزت کی خاطر خاندان کے لوگ اس کو جان سے بھی مار دیتے ہیں۔ جو کوئی گھر سے بھاگ جاتا ہے اس کو بھی اپنی زندگی کا در لگا رہتا ہے۔ کچھ لوگ اسی ڈر کی وجہ سے اور اسلامی معاشرے میں تحفظ نہ ملنے کی وجہ سے واپس اپنے آبائی دین کو لوٹ جاتے ہیں۔

جب کوئی غیر مسلم شخص اسلام دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اسکے گھر والے کوشش کرتے ہیں کہ نو مسلم واپس اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ آئے۔ اس کے لیے وہ مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ جنکی مدد سے وہ اس نو مسلم کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں تاکہ نو مسلم واپس (اپنے آبائی مذہب کی طرف) آسکے، اس کے لیے وہ پہلے اس کو سمجھاتے ہیں، گھر میں قید کر لیتے ہیں، تاکہ وہ کسی مسلمان سے مل نہ پائیں اس دوران گھر والے، رشتہ دار اور مذہبی لوگ آکر اس کو سمجھاتے ہیں اس کی برین واشنگ کرتے ہیں۔ میر پور خاص کے ایک نو مسلم بھائی کو اس کے گھر والوں نے گھر میں قید کر لیا اور جب تک وہ انکی باتوں کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوا، اسکی نگرانی کم نہیں کی گئی، مگر جب اس کے گھر والوں کا اعتماد اس پر بحال ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ نکلا۔ اس کے ساتھ مار پیٹ بھی کی جاتی ہے اگر پھر بھی وہ اپنے عمل سے پیچھے نا ہٹے تو اسکو جان سے مارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسے کوئٹہ کے ایک نو مسلم بھائی کو نشے کے ٹیکے لگائے جاتے تھے تاکہ اسکو جان سے مارا جاسکے۔ اس عمل میں سارا خاندان، ساری برادری یا قبیلہ اس میں شامل ہوتا ہے۔

عورتوں کو بھی اس مسئلے کا سامنا رہتا ہے۔ بھارت کی ایک نو مسلم خاتون جو کہ رکن پارلیمنٹ بھی تھی اس کو اسلام قبول کرنے کی وجہ اس پر متشدد ہندوؤں کی طرف سے زندگی تنگ کر دی گئی اور اس پر اور اس کے خاوند پر جان لیوا حملہ کیا جس میں خوش قسمتی سے وہ بچ گئی مگر ان دونوں کو کافی چوٹیں آئیں۔ یہ سلسلہ یہاں نہیں رُکا بلکہ ان متشدد ہندوؤں نے ان دونوں کو قتل کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔[۳۲]

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ‌ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ‌ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ۔[۳۳]

تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ تم ایسے ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ تمھارا واسطہ ان حالات سے نہیں پڑا جو اُن لوگوں کو پیش آئے جو تم سے پہلے زمانے میں گزرے گے ہیں، جو انہیں سختی اور تکلیف پہنچی جس کی وجہ سے وہ ہلا دیے گئے، یہاں تک کہ رسول اور جو انکے ساتھی ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی؟ سنو! بے شک قریب ہے اللہ کی مدد

آپ ﷺ نے فرمایا۔

عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اخبره، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: " المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه، ومن كان فى حاجة اخيه كان الله فى حاجته ، ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة ، ومن سترمسلماستره الله يوم القيامة ۔"[۳۴]

عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ نہ اس پر ظلم کرئے اور نہ ظلم ہونے دئے، جو مسلمان اپنے مسلم بھائی کی کسی ضرورت پوری کرئے گا، اللہ بھی اسکی ضرورت کو پورا کرے گا۔ جو مسلمان اپنے کسی مسلم بھائی کی کسی مصیبت کو دور

کرئے گا، اللہ بھی اسکی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت، قیامت کے دن کو دور فرمائے گا۔ اور جو مسلمان کسی مسلم بھائی کے عیب کو چھپائے گا تو اللہ بھی اسکے عیب قیامت کے دن چھپائے گا۔"

۱۰۔ علماء سو

آج کل کے ہمارے نام نہاد علماء جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو اسلام کی غلط تشریحات کر رہے ہیں جس پر ہر روز غیر مسلم اعتراضات اٹھا رہے ہیں۔ یہ اعتراضات ان نو مسلم افراد کے ذہن میں سوالات کا طوفان برپا کر دیتے ہیں۔ ان سوالات کے تسلی بخش جوابات نہ ملنے کی صورت میں یہ نو مسلم اپنے اصل مقام سے دور ہٹ جاتے ہیں۔

ہماری سب سے بڑی کمزوری جہالت ہے۔ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ، دین اسلام کی تعلیمات، اس کے عقائد اور شعائر سے یکسر جاہل ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو دشمنان اسلام کو اسے مرتد بنانے میں سب سے زیادہ مدد دیتی ہے۔ پس، اس لحاظ سے ہماری پہلی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے ارد گرد تمام مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کریں۔ اسلام کے سادہ عقائد ان کے ذہن نشین کر دیں اور ان کے اندر اس حد تک دینی روح پیدا کر دیں کہ وہ صوم صلوٰۃ کے پابند ہو جائیں۔ اس کے لیے ہم کو عام طور پر دیہات وقصبات میں ایک ایک شخص ایسا مقرر کرنا چاہیے، جو عوام کو ان کے فرصت کے اوقات میں نہایت تدریج کے ساتھ دینی تعلیم دے سکے، اور خود انھی کی زبان میں انھیں اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کرتا رہے۔[۳۵]

اس طرح شریعت کے نام سے وہ صرف اپنی خواہشوں کی شریعت کو جانتے ہیں جس کو انھوں نے بطور اپنے مزاج کے مطابق بنالیا ہے۔ وہ ایسی شریعت سے واقف نہیں جو ان کے مزاج کے خلاف ہو اور ان کی خواہشوں پر روک لگاتی ہو۔ مثلاً تقریبات کو اسلامی سادگی کے ساتھ ادا کرنا۔ سنت کے طریقہ پر نکاح اور طلاق کا معاملہ کرنا۔ عورتوں کو ان کا مقررہ حصہ ادا کرنا۔ مال اور جائیداد کے معاملات میں شرعی احکام پر عمل کرنا وغیرہ۔ اس قسم کی شریعت ان کی نظر میں بالکل اجنبی ہے۔[۳۶]

خلاصہ

پاکستان جیسے بڑے اسلامی ملک میں یہاں پر مسلمانوں کی آبادی ۹۶ فیصد ہے، لیکن اب تک یہاں پر اسلامی معاشرہ قائم نہیں ہو سکا۔ آج بھی نو مسلم معاشرتی مشکلات سے گھبرا کر یاڈر کر اسلام کا راستہ چھوڑ رہے ہیں۔ غیر مسلم افراد نو مسلموں کو موت کے گھات اتار رہے ہیں۔ ان کو قید کر کے ان پر ظلم کیا جاتا ہے ان کی زبردستی شادیاں کی جاتی ہیں۔ نو مسلموں کی صحیح دینی رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مسلکی فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ بعض نو مسلم این جی اوز کے ہاتھوں کسی لالچ کی بنا پر اپنے ایمان کا سودا کو لیتے ہیں۔

ان چیزوں کو حل کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ دین اسلام کی دعوت میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں اس کے لیے ہم کو ہمارے معاشرے کو اسلامی بنیادوں پر کھڑا کرنا ہو گا ہمیں اپنے اندر احساس پیدا کرنا ہو گا اور دین اسلام کے ساتھ خود کو مخلص کرنا ہو گا تا کہ دین اسلام کی دعوت دنیا کے کونے کونے میں پھیل سکے۔ اگر پاکستان میں تمام مسلمان آپ ﷺ کے حکم کے مطابق المسلم اخو المسلم پر عمل کرنا شروع کر دیں تو یہ تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں۔

حوالہ جات

۱۔ گنگوہی، محمود حسن، مفتی، فتاویٰ محمودیہ، دارالافتا، جامعہ فاروقیہ کراچی، ۲۰۰۹، جلد ۱، ص:۱۸۸۔

Ganguhi, Mahmood Hassan, Mufti, Fatawa Mahmoodiya,Volume:01,Page:188.Darul Afta, Jamia Farooqia Karachi.Published: 2009.

۲۔ جالندھری، ابو نعیم عبدالحکیم، قائد اللغات، حامد اینڈ کمپنی، لاہور، ۱۹۹۸، ص:۹۷۹۔

Jalandhri, Abu Naeem Abdul Hakeem, Page:979. Quaid Al-Lughat, Hamid & Co.Lahore. Published :1998.

۳۔ فیروز الدین، فیروز اللغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ، کراچی، ۲۰۱۰، ص:۱۳۸۲۔

Feroz -ud -din, Feroz ul Lughat Urdu Jamia,Page:1382. Feroze Sons limited, Karachi. Published: 2010.

۴۔ دانش گاہ پنجاب، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۲، جلد ۲۱، ص:۳۵ تا ۳۶۔

University of Punjab, Urdu Dayra Maraf e Islamia, Volume:21,Page:35 to 36.Lahore. Published :1972.

۵۔ سورۃ البقرۃ:۔۰۲:۱۲۸

Al-Baqara:02:128

۶۔ سورۃ آلعمران:۔۰۳:۸۰۔

Al-Imran:03:80

۷۔ سورۃ البقرۃ:۔02:۱۳۳۔

Al-Baqara:02:133

۸۔ سورۃ آلعمران:۔۰۳:۶۷۔

Al-Imran:03:80

۹۔ بلیلاوی، عبدالحفیظ، مولانا، مصباح اللغات، مقبول اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۷، ص:۵۵۳۔

Bilavi, Abdul Hafiz, Maulana, Misbah -ul -Lughat, Page:533. Maqbool Academy, Lahore. Published :2007.

۱۰۔ چیمہ، غلام رسول، چوہدری (پروفیسر) اسلام کا عمرانی نظام، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۴، ص:۲۲۔

Cheema, Ghulam Rasool, Chaudhry,(Professor

)Islam Ka Imrani Nazam,Page:22.ilam-o-irfan Publisher,Lahore, Published:2004.

۱۱۔ https://tradingeconomics.com/pakistan/rural-population-percent-of-total-population-wb-data (۰٦/۰۹/۲۰)

۱۲۔ سورۃ آلعمران:۔۰۳:۲۸۔

Al-Imran:03:28

۱۳۔ سورۃ الانعام:۔۰٦:۳۲۔

Al-Anam:06:32

۱۴۔ سورۃ آلعمران:۔۰۳:۹۲۔

Al-Imran:03:۹۲

۱۵۔ https://magazine.mohaddis.com/shumara/79-jan2001/1393-pakistan-men-aqliyaten-aik-nazar-men (۰۴/۰۸/۲۰)

۱٦۔ ندوی، محمد رابع حسنی، سید، فقہ اسلامی اور عصر جدید، مکتبہ ندویہ، ندوۃ العماء لکھنو، 2009، ص 64 :۔

Nadwi, Muhammad Rabi Hosni, Syed, Fiqa Islami or Asray Jadeed, Nadwih,Page.64.Maktaba Nadwat-ul-Uma, Lucknow. Published:2009.

۱۷۔ https://urdu.starnewss.today/archives/1934 (۲۷/۰۸/۲۰)

۱۸۔ سورۃ الانبیاء:۔۲۱:۹۲۔

Al-Anbiya:21:92

۱۹۔ سورۃ البقرۃ:۔۰۲:۲۸۵۔

Al-Baqara:02:285

۲۰۔ صقر، عبد البدیع، ہم دعوت کا کام کیسے کریں، (مترجم جاوید احسن فلاحی)، الدار العالمیۃ الکتاب الاسلامی، ریاض، ۱۹۹۹، ص ۱٦۳۔

Saqr, Abdul Badi,Hum Dawat Ka Kam Kasy Karin(Translate Javaid Ahsan Falahi),Page:163. Al-Dar Al-Alamiya Al-Kitab al-Islami, Riyadh. Published:1999.

۲۱۔ پی۔ایچ۔ڈی مقالہ، اسلامی اور ہندو معاشرہ: موازنہ اور تنقیدی جائزہ، مقالہ نگار فاروق حسین، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، ۲۰۰۷، ص:۴۲۵۔

Ph.D Thesis,Islami or Hindu Mashra Moazna or Tanqidi Jaiyza, Researcher Farooq Hussain ,Page:425.National University Of Modern Languages, Islamabad. Published:2007.

۲۲۔ البیرونی، کتاب الہند، (مترجم سید اصغر علی)، الفیصل، لاہور، ۲۰۰۵، ص:۱۰۷۔

Al-Baruni, Kitab Ul Hind(Translate Syad Asgar Ali),Page:107.Alfesal,Lahore. Published:2005.

۲۳۔ Encyclopedia of social sciences,vol.2.pp.333.

۲۴۔ حنبل، عبداللہ بن احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، (مترجم مولانا محمد ظفر اقبال)، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۲۰۰۱، جلد ۱۰، ص:۸۳۸، حدیث:۲۳۸۸۵۔

Hanbal,Abdullah bin Ahmad, Masnad Al Emam Ahmad bin Hanbal,(Translate Muhammad Zafar Iqbal), Hadith:23885, Volume:10,Page:838.Maktaba Rahmania,Lahore, Published:2001.

۲۵۔ بن محمد، عبد السلام، حافظ، مسلمانوں میں ہندوانہ رسوم رواج، ای بک، ص:۹۔

Bin Muhammad,Abdul Islam,Hafiz,Muslamnu Main Hinduana Rasmu Rewaj,Page:09.E Book.

۲۶۔ صدیقی، عزیز احمد، ہندو مذہب کی تاریخ اور ہندی مسلمان، کراچی، ۲۰۰۲، ص:۱۵۔

Sadiqi,Aziz Ahmad,Hindu Mazhab Ki Tarikh or Hindi Muslman,Page.15, Karachi, Published:2002.

۲۷۔ سورۃ الحجرات:۔۴۹:۱۳۔

Al-Hujrat:49:13

۲۸۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، دعوت دین کی ذمہ داریاں، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۶، ص:۱۹۔

Madodi,Syad Abualal,Dawaty Deen Ki Zimadarian, Page:19.Islamic Publications,Lahore, Published:1996.

۲۹۔ مسلم، ابوالحسین مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح مسلم، مکتبہ دارالسلام، الریاض، ۲۰۰۹، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف بھن وجد، رقم الحدیث:۱۶۵۔

Muslim,Abu Alhussain Muslim bin Hajaj,Aljamia Al Shih Al Muslim,Book Al Eman,Chapter Beyan Khasl min atsaf bhin wajd ,Hadith:4389. ,Maktaba darul Islam, Al Riyadh. Published: ۲۰۰۹.

۳۰۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، اسلامی ریاست، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۶۷، ص:۵۱۱۔

Madodi,Syad Abualal,Islami Riyasat , Page:511.Islamic Publications,Lahore, Published:1967.

۳۱۔ الخطیب، ولی الدین محمد بن عبداللہ، امام، مشکوٰۃ شریف(مترجم مولانا عبدالحکیم خاں)، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۰۹، کتاب الآداب، فصل ۰۳، جلد ۰۲، ص:۴۶۹، رقم الحدیث:۴۸۲۸۔

Al-Khatib, Waliuddin Muhammad bin Abdullah,Emam, Mishkat Sharif(Translate Mulana Abdul Hakim Khan),Book Al Adab,Chapter.03, Hadith:4828,Volume.02,page:469.Fareed Book Stall,Lahore, Published:2009.

۳۲۔روزنامہ امت کراچی حیدرآباد،۸جولائی،۲۰۱۲۔

Daliy Ummat Karachi,8 July,2012.

https://www.deeneislam.com/ur/main.php?CID=2228 (۱۵/۰۸/۲۰)

۳۳۔سورۃ البقرۃ:۔214:۰۲۔

Al-Baqara:02:21۴

۳۴۔بخاری،ابوعبداللہ،محمد اسماعیل،الجامع الصحیح البخاری،مکتبہ دارالسلام،الریاض،۲۰۱۲،کتاب المظالم،باب لایظلم المسلم المسلم ولایسلمہ،رقم الحدیث:۲۴۴۲۔

Al Bukari,Muhammad Bin Ismail ,Aljamia Al Shih, Book, AlMuzalim,Chapter La Yazlim Almuslim Almuslim wala yaslim ,Hadith:2442.Maktaba Darul Islam,Al Riyadh. Published.2012.

۳۵۔مودودی،ابوالاعلیٰ،دعوت دین کی ذمہ داریاں،ص:۲۰۔

Madodi,Syad Abualal,Dawaty Deen Ki Zimadarian, Page20.

۳۶۔خان،وحید الدین،مولانا،تجدید دین،مکتبہ الرسالہ،نئی دہلی،۱۹۷۸،ص:۸۵۔

Khan, Waheed ud din, Maulana,Tajded e Deen,Page:85. Maktaba Al Risala,New Dehli. Published.1978.